اندھیارے اجالے
مؤلف: آباد شاہ پوری ایڈیٹر اُردو ڈائجسٹ
ناشر: مکتبہ چراغ اسلام۔ اُردو بازار۔ لاہور
قیمت: ۲۲/۵۰ روپے۔ صفحات: ۲۸۸

جاننے والے جانتے ہیں کہ آباد شاہ پوری (بعض لوگ "آباد شاہ" کو نام اور "پوری" کو اضافہ نسبتی سمجھتے ہیں گا۔ جن کی ظاہری شخصیت بڑی آئس کریمی سی معلوم ہوتی ہے۔ دل بیدار، لالے کی آگ کو تیز کرنے والا نفس گرم، اندھیروں میں راہ دکھانے والا دماغ روشن اور رواہوار وقت کے ساتھ چلنے والا قلم رکھتے ہیں جو آدھی رات کے بعد بھی بہ مشکل اپنی نثر "مثنوی لسنواز" نے کو روکتا ہے۔

مختصر سے جسم کے ساتھ اس شخص کو جو قد آور رُوح اللہ تعالیٰ نے دی ہے اس کا ایک پرتو "اندھیارے اُجالے" میں ملتا ہے۔ یہ کتاب ایسے مضامین کا مجموعہ ہے جو ملّت کی دینی و دنیوی فلاح کے لیے ایک سنجیدہ و متین شخصیت نے بڑی خیرخواہی کے ساتھ دل میں اترنے والے اسلوب سے لکھے ہیں۔ یہ ایسے مضامین ہیں جن کے لیے چھوٹے چھوٹے واقعات یا خبری اطلاعات یا گذرے ہوئے تاریخی لمحات کی یادیں محرک بنی ہیں۔ جیسے حسن نظامی مچھر یا جھینگر سے بات شروع کرتے اور قارئین کو تصوف اور سیاست کے دائروں میں جا پہنچاتے۔ اسی طرح آباد شاہ نے چھوٹے منہ سے بڑی بات کہنے کے بجائے، بڑے منہ سے کوئی چھوٹی بات بطور تمہید چھیڑی اور پھر دیکھتے دیکھتے وہی چھوٹی بات بڑی بات بن کر دُور دُور تک چھا گئی ہے، کتنی ہی وقت کی غلط فہمیوں کے دامن انہوں نے تار تار کر دیے ہیں اور کتنے ہی لاینحل مسائل کو چٹکی بجاتے میں حل کر دیا ہے۔ کیونکہ اُن کے ہاتھ میں قرآن کی مشعل ہے۔ اور اس کی آیات کی کرنیں حقیقتوں کے چہروں کو نمایاں کرتی جاتی ہیں۔

کاغذ اور آرٹ کارڈ کے رنگین ٹائٹل کے علاوہ کتابت و طباعت ایسی خوبصورت ہے جیسی اُن کی باتیں۔

اس کتاب کو دس بارہ سال کے بچے، خواتین اور عام تعلیم یافتہ لوگ اپنے لیے یکساں مفید پائیں گے۔

تذکرۂ پیران پاگاڑہ
مؤلف: تبسم چودھری
پبلشر: سید سردار علی شاہ۔ کنگری پرنٹرز بیل خانہ روڈ، ٹنڈو ولی محمد، حیدر آباد
قیمت: ۱۵/- روپے۔ صفحات: ۲۷۰

ہماری ملی تاریخ کے لٹریچر میں یہ کتاب ایک قیمتی اضافہ ہے۔ اس کی قدر و قیمت اس بنا پہ بڑھ جاتی ہے کہ سندھ میں مخالف جانب کا جو ذہن تاریخ کو مسخ کر رہا ہے، اس کو چیلنج کرنے کی یہ کوشش بڑی اہم ہے۔ کتاب کی

ابتدا میں خاندان کی تاریخ کے اس ابتدائی سوال کو اُٹھایا گیا ہے کہ خاندان کے بزرگ اعلیٰ سید علی بن سید عباس بن شاہ زید (امام موسیٰ کاظم تک) برصغیر میں کب آئے اور کیوں؟

کتاب میں ضروری سوالوں سے اس حقیقت کے مختلف پہلو واضح کیے گئے ہیں۔ خلاصے کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ سید صاحب کی آمد فروغِ اسلام کے لیے تھی۔ پھر آگے اس خانوادے کا تاریخی پارٹ بڑی اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ تحریک مجاہدین کے قافلے کی گزرگاہ سرزمین سندھ بنی۔ اور خود پاگارہ خاندان تحریک کے لیے گہوارۂ امن بنا۔ حضرت سید احمد شہیدؒ کے اہل خانہ اس خانوادے کے مہمان رہے۔

اس تحریک مجاہدین کے بالکل متوازی، اسی مجاہدانہ رنگ میں سید صبغۃ اللہ شاہ نے حُر تحریک کو منظم کیا اور تحریک مجاہدین کے خاتمے کے بعد حُر انگریزی استبداد کے خلاف حرکت میں آئے ۱۸۵۷ء کے معرکے میں بھی حُروں نے حصہ لیا۔ پھر حُروں اور انگریزوں کے درمیان سید صبغۃ اللہ شاہ اوّل کے دور سے کشمکش چلتی رہی۔ یہاں تک کہ پیر سید مردان شاہ اوّل کے دور میں تصادم زور پکڑ گیا۔ آخر میں سید صبغۃ اللہ شاہ ثانی کا دور آیا۔ انھوں نے جذبۂ آزادی کے تحت انگریزوں کے خلاف کارروائیاں تیز تر کر دیں۔ جنگ عظیم ثانی چھڑ گئی۔ اور ایک طرف سے ہٹلر اور دوسری طرف سے جاپان نے برطانوی حکومت کو پریشان کر رکھا تھا۔ اس زمانے میں سید صاحب کو پہلے کراچی میں نظر بند رکھا گیا۔ پھر مقدمہ چلایا گیا اور ۲۰ مارچ ۱۹۴۳ء کو پھانسی دے دی گئی (غفر اللہ لہٗ) موجودہ پیر صاحب جو اُس وقت کم عمر صاحبزادے تھے اُن کو انگلینڈ بھیجا گیا تاکہ وہاں کے نظامِ تعلیم اور نظامِ معاشرہ سے اُن کے دل و دماغ کو بدل دیا جائے۔

اس کتاب کو جو بھی مسلمان پڑھے گا وہ آج بھی اس خانوادے سے اقامتِ دین اور آزادیٔ اسلام اور وحدتِ ملک اور مدافعتِ نظریہ ہائے فاسدہ کے لیے اسی کردار کی امیدیں کرے گا جو اس کا طرۂ امتیاز رہی ہیں اور ہمیں یہ اُمید بھی کرنی چاہیے کہ پاگارہ پیر گوٹھ میں جذبہ ہائے اسلاف کے تمام ایمانی چراغ روشن رہیں گے

ایک چھوٹی سی کتاب میں مؤلف نے ضروری تاریخی مواد کو بڑی خوبی سے جمع کر دیا ہے۔